Civil Services (Main) Examination, 2024

**PHKM-C-URD**

# اردو / URDU

**(کمپلسری) ( Compulsory )**

| | |
|---|---|
| کل مارکس : **300**<br>*Maximum Marks* : **300** | مقررہ وقت : **3** گھنٹے<br>*Time Allowed* : **3** *Hours* |

## سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

**برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں :**

تمام سوالوں کے جواب لکھنے ہیں۔

ہر سوال یا سوال کے حصے کا نمبر اس کے سامنے درج ہیں۔

جواب **اُردو** (فارسی رسم الخط) میں لکھیے۔

سوالوں کے طے شدہ الفاظ میں ہی جواب دیں۔ الفاظ کی تعداد حد سے زیادہ یا کم ہونے کی صورت میں نمبر کاٹے جا سکتے ہیں۔

اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اس پر کاٹ کا نشان لگا دیں۔

99Notes

## Question Paper Specific Instructions

***Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :***

*All questions are to be attempted.*

*The number of marks carried by a question / part is indicated against it.*

*Answers must be written in* **URDU** *(Urdu script) unless otherwise directed in the question.*

*Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to and if answered in much longer or shorter than the prescribed length, marks may be deducted.*

*Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.*

1Q. مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر چھ سو (600) الفاظ پر مشتمل ایک مضمون تحریر کریں : 100

(a) جمہوریت اور اظہارِ رائے کی آزادی

(b) کیا ہندوستان میں پینے کے پانی کا بحران قریب الوقوع ہے؟

(c) قبائلی ثقافت کا تحفظ : کوششیں اور امکانات

(d) خالی برتن زیادہ شور

2Q. مندرجہ ذیل عبارت کو پوری توجہ سے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے واضح، درست اور جامع زبان میں جواب دیں : 12×5=60

99Notes

تنقید کو ادب کا حصّہ سمجھا جاتا ہے کیوں کہ یہ ادب کو اپنی حدود میں رکھنے کا انتظام کرتی ہے۔ جب بھی ادب میں کوئی ایسی چیز شامل ہو جاتی ہے جو اس کے جوہر کے بہاؤ میں رکاوٹ بنتی ہے تو ادب اس طرح مختلل ہو جاتا ہے جس طرح موسیقی میں غیر آہنگ سُر شامل ہونے سے بے سُرا پن پیدا ہوتا ہے۔

خوشی ہمارے حقیقی احساس کے اظہار میں مضمر ہے، جھوٹے احساس میں ہم صرف دُکھ ہی محسوس کرتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ انسان جھوٹے جذبات میں بھی خوشی محسوس کرتے کچھ لوگ تشدد کر کے، کسی کی دولت ہتھیا کر یا کسی کو نقصان پہنچا کر خود غرضی کے لیے خوشی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ دماغ کا فطری رجحان نہیں ہے۔ چور اندھیرے کو روشنی سے زیادہ پسند کرتا ہے لیکن یہ روشنی کی برتری میں رکاوٹ نہیں بنتا ہے۔

وہ احساسات جن کے ذریعے ہم اپنے آپ کو دوسروں کے ساتھ جوڑنے کے قابل ہوتے ہیں وہ حقیقی احساسات ہیں۔ محبت ہمیں دوسروں سے جوڑ دیتی ہے، تکبّر ہمیں الگ کرتا ہے جو شخص بہت زیادہ متکبّر ہو وہ دوسروں سے کیسے ملاپ کرے گا؟ اس لیے محبت ایک سچا ایمان ہے اور غرور جھوٹا ہے۔

عقیدت کے اظہار کے لیے رحمت کی یاد دلانے کے لیے کوئی ٹھوس چیز درکار ہے۔ ہمیں ایک احترام چاہیے۔ صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کرنے کے لیے ہمیں دوبارہ تحقیق کی ضرورت ہے۔ اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ اپنے جذبات کو بیدار کرنے کے لیے ہمیں دوبارہ تحقیق کی ضرورت ہے۔؛ اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ اپنے جذبات کو بیدار کرنے کے لیے ہمیں بیرونی چیزوں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ فطرت کی بیرونی دنیا کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہے۔ اگر ہم کسی کو بیٹے کی موت پر قائم کرتے ہوئے دیکھ کر چند آنسو بہانے سے قاصر ہیں۔ اگر ہم دوسروں کی خوشیوں میں شامل ہو کر خوشی نہیں م، نا سکتے تو سمجھ لینا چاہیے کہ ہم دنیا سے اوپر اُٹھ کر ''نروان'' کی حالت حاصل کر چکے ہیں۔ ادب کی ایسی صورت حال کی کوئی اہمیت نہیں۔ صرف وہی جو دنیا کی خوشی یا غم کے ساتھ مل کر خوشی یا غم کا تجربہ کر سکتا ہے یا دوسروں میں خوشی یا غم پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہی سچا ادب ہو سکتا ہے۔ ایک فنکار میں اس کے اظہار کی صلاحیت بھی ہونی چاہیے۔ لیکن مختلف حادثات خراب افراد کو مختلف سمتوں میں لے جاتے ہیں۔ تمام انسانوں میں احساسات کی مماثلت کے باوجود حالات کا فرق ان کے ردعمل کو متاثر کرتا ہے اگر ہم ان کے درمیان رہ رہے ہیں اور انھیں لکھنے کا حوصلہ ملا ہے تو ہم فطری طور پر ان کی خوشی اور ان کے غم کو اپنا خیال کرنا شروع کر دیں گے تب ہم متاثر ہوں گے۔ حالات جس طرح ہمارے احساسات کی گہرائی کے مطابق ہوتے ہیں اس طرح حالات کو بھی سمجھنا چاہیے اگر یہ تعبیر کیا جائے کہ کوئی مخصوص لوگ تحریک کا پرچار کر رہے ہیں تو یہ ناانصافی ہو گی۔ ادب اور پروپیگنڈہ میں کیا فرق ہے؟ یہاں تک کہ پروپیگنڈہ میں نفس کی کوئی تشہیر بھی نہیں ہے۔ ایک خاص مقصد کی تکمیل کے لیے ایک بے تابی موجود ہے جو اسباب کے جواز کی پرواہ نہیں کرتی ہے۔ سرد اور نرم ہوا کے جھونکے میں ادب جو سب کو سکون اور خوش کر دیتا ہے۔ پروپیگنڈہ ایک

99Notes

طوفان ہے جو سر سبز درختوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے اور جھونپڑیوں اور جگھوں دونوں کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ متاثر ہو کر پروپیگنڈہ خوشی کی چیز نہیں ہے لیکن اگر کوئی ہوشیار فنکار اسے خوبصورتی اور پھولوں سے بھرنے میں کامیاب ہو جائے تو وہی پروپیگنڈہ کا مقصد ہے کہ بجائے اچھے ادب کا ٹکڑا بن جاتا ہے۔

(a) تنقید کو ادب کا حصّہ کیوں سمجھا جاتا ہے؟ 12

(b) صحیح اور غلط ظہار سے کیا مراد ہے ؟ 12

(c) دماغ کے فطری رجحان کے لیے کیا نہیں ہوتا ہے ؟ 12

(d) مصنف کی رائے میں سچا ادب کیسا ہو سکتا ہے ؟ 12

(e) ادب اور پروپیگنڈہ میں کیا فرق ہے؟ 12

**3Q. مندرجہ ذیل اقتباس کی تلخیص ایک تہائی حصّے میں اپنے الفاظ (اردو) میں تحریر کیجیے۔ کوئی عنوان قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے :** 60

99Notes

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ حسد کا ہدف مخصوص افراد پر ہوتا ہے۔ ایسا نہیں کہ کسی ایسے شخص سے حسد کیا جائے جو دولت مند یا قابل احترام ہو۔ حسد صرف اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہمیں یقین نہ ہو کہ دوسروں نے ہمارا موازنہ کیا ہے یا ہمارا موازنہ کچھ ایسے لوگوں سے کر سکتے ہیں جو ہم سے دور ہیں یا منقطع ہیں اور جب یہ یقینی نہیں ہے کہ لوگ ہمیں ایک ساتھ دیکھیں گے اور موازنہ کریں گے۔ کاشی میں رہنے والا ایک امیر آدمی نہیں بنے گا۔ یورپ میں رہنے والے ایک آدمی کے امیری کے بارے میں سُن کر رشک آتا ہے۔ ایک ہندی شاعر کسی انگریز شاعر کی نمایاں شخصیت پر رشک محسوس نہیں کرے گا۔ رشک اکثر رشتہ داروں، بچپن کے دوستوں، ہم جماعت، پڑوسیوں میں بڑھتا ہوا دیکھا جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن سے اکٹھے گھوم رہے ہیں وہ ایک دوسرے کی ترقی پر رشک کر سکتے ہیں۔ اکثر دو دوستوں میں سے کوئی ایک کامیابی حاصل کرتا ہے اور اچھی پوزیشن پر پہنچ جاتا ہے، تو وہ اکثر دوسرے دوست کو اپنی کامیابی میں رکاوٹوں کے چھپے ہوئے علاقوں کو چھپانے کی جستجو میں اسی طرح کی پوزیشن حاصل کرنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے یہ احساس کرنا کوئی معمولی بات

نہیں ہے کہ ایک طویل دوست ان کے پیچھے ہے۔ جب ہم دوسروں کے ساتھ روابط بھول جاتے ہیں ورانہیں اپنے لیے مقام کے ساتھ جوڑدیتے ہیں، ہم نہ صرف ہمدردی اور مدد کی آبیاری کرتے ہیں بلکہ حسد اور اختلاف کا امکان بھی پیدا کرتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ ہم صرف اپنے عمل سے ہی بھلائی کے امکانات کو روشن کریں۔ اس طرح مستقبل کی موروثی غیر یقینی صورت حال غیر متزلزل اور پوشیدہ ہے۔ ہم تمام تر علم اور ذہانت کے باوجود ہم اس پر پوری طرح قابو نہیں پاسکتے ہیں۔

اب جو چیز اہم، ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ حسد کے دائرے میں حسد کرنے والے افراد اور مطلوبہ سے کے علاوہ اس متحرک معاشرے کی بھی ضرورت ہے۔ حسد معاشرے کے تاثر کو متاثر کرنے کی ضرورت سے پیدا ہوتا ہے۔ خوشحالی کی خوبی اور اعلیٰ احترام کا مقصد وقتی طور پر لطف اندوز ہونے کے لیے نہیں ہے، صرف ذاتی مواد اور خوشی کے لیے انہیں کمیونٹی کو بتائے بغیر اگرچہ ہم در حقیقت کسی اور کی طرح نیک ہیں لیکن معاشرہ ہمیں برابر یا برتر سمجھے تو ہم مطمئن رہیں گے اور حسد کے اصلی صفحات میں مبتلا رہیں گے۔

یہ عجیب بات ہے کہ کس طرح بہت سے لوگ کسی چیز کو حاصل کرنے سے مایوس ہیں۔ ہم صرف معاشرتی ادراک کی وجہ سے اس کا مقابلہ کریں گے۔ حسد سماجی وجود کی معروضیت سے جنم لیتا ہے۔ اس کے زیر اثر، ہمیں بے ضرورت بے اطمینانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہم دوسروں، کی ترقی اور ترقی کی وجہ سے اپنی صحت کے لیے کسی بھی قسم کے نقصان کا اندازہ نہیں لگاتے۔ ایک جج انصاف فراہم کرتا ہے ایک موسن توڑدیتا ہے۔ سماجی بہبود کے نقطہ نظر سے کسی جج کے لیے یہ مناسب نہیں ہوگا کہ وہ موسن کے بارے میں یہ اظہار کرے کہ وہ کسی بھی لحاظ سے کمتر ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جس میں کمتر اعلیٰ کی سوچ گہری ہو جاتی ہے، اس کے مختلف طبقوں میں حسد مستقل طور پر آباد ہو جاتا ہے اور اتحاد کی طرف پیش رفت صرف شاذ و نادر مواقع پر ہی نظر آتی ہے۔ لوگ اپنی روزی کمانے میں، معاشرے سے بہت زیادہ عزت اور اطمینان ختم ہو جائے گا۔ جہاں امتیازی سلوک کا یہ احساس بڑے پیمانے پر عام کیا جاتا ہے اور انسانی رویوں میں واضح طور پر نظر آتا ہے وہاں لوگوں کی توانائی کچھ مخصوص شعبوں کی طرف جاتی ہے اور کام کی جگہیں منتشر ہو جاتی ہیں۔

(584 الفاظ)

99Notes

**4Q.** **مندرجہ ذیل عبارت کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے :** **20**

کاٹیج انڈسٹریز اور چھوٹے پیمانے کے کاروباری اداروں سے متعلق بات چیت ان دنوں ہندوستان میں ایک بار پھر جنم لے رہی ہے۔ ایسی صنعتوں کے معاملے میں چھوٹے گھر پر مبنی کاروبار کے قیام کا تصور ہے جس میں چھوٹے احاطے کم سے کم سرمائے کی سرمایہ کاری اور کم مزدوری کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ موڑ افراد کو پرڈیوسر یا مینو فیکچررز بننے کی اجازت دیتا ہے جو اپنی روزی روٹی کمانے کے چیلنجوں سے نمٹتا ہے اور اس وجہ سے بے روزگاری کا مقابلہ کرتے ہوئے زندگی کے بہتر معیار کا باعث بنتا ہے۔ یہ حقیقت کہ چھوٹے چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ہندوستان جیسے ملک کی ترقی کے مفاد میں ہو سکتی ہیں۔ خود مہاتما گاندھی نے جدوجہد آزادی کے دنوں میں تصور کیا تھا۔ انہوں نے لوگوں کو چھوٹے پروڈکشن یونٹس قائم کرنے اور روایتی صنعتوں کی بحالی کی ترغیب دی۔ اس دور اندیشی کے باوجود آزادی کے بعد کی قیادت نے اس شعبے کو بڑی حد تک نظر انداز کیا جس سے صنعتوں کو غلبہ حاصل ہوا۔ یہ صنعتیں متمول طبقے کی ذاتی ملکیت بنتی رہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی، تعلیم کا پھیلاؤ، عوام میں بیداری اور اپنے حقوق کا مطالبہ، بے روزگاری کی بڑھتی قطار، ان سب چیزوں نے آج کے باشعور مفکرین کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ دیر سے بہتر سوچنے پر غور کریں۔ گاندھی کے اصول آج اس بات کی پہچان بڑھ رہی ہے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو اپنانا ملک کی ضروریات کے مطابق ہے۔ نتیجتاً گاٹا صنعتوں کا نیٹ ورک پورے ملک میں پھیل گیا ہے۔

**5Q.** مندرجہ ذیل پیراگراف کا اُردو میں ترجمہ کیجیے : **20**

In our democratic system, the press has a vital role. While there has been large-scale expansion of the print and visual media in recent years, a focused approach to dealing with major societal and political issues has still to evolve. There is, as yet, excessive and exaggerated coverage of exposures and scandals and far too little well-informed comment or analysis of the various deep-rooted factors which generate the continuing malaise. The media could make an extremely useful contribution by devoting adequate coverage to tasks well done, highlighting the achievements of honest and

99Notes

efficient public servants and organizations, according special attention to developments in the remote and backward areas of our country. Our media is free and unfettered. It should be able to expose cases and incidents involving irregular and unlawful exercise of authority and abuses of all kinds. The existing ills in our socio-political environment will, on present reckoning, take considerable time to remedy. The Department of Personnel and Administrative Reforms should focus on establishing institutions responsible for all personnel matters — appointments, postings, transfers etc. — without any external interference. Also, there is a need for adoption of a robust code of ethics to be followed by those involved in public functioning.

99Notes

Q6. (a) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔ **2×5=10**

(i) اسم صفت کی تعریف مثالیں دے کر کیجیے۔ 2

(ii) اسم خاص کی تعریف بیان کیجیے۔ 2

(iii) اسم مادہ کی تعریف مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔ 2

(iv) مفرد جملہ کسے کہتے ہیں؟ 2

(v) حرف ربط کی تعریف مثالوں سے کیجیے۔ 2

(b) درج ذیل الفاظ کے دو دو مترادفات لکھیے : **2×5=10**

(i) چرخ 2

(ii) مجروح 2

(iii) عقل 2

(iv) نصیب 2

(v) دنیا 2

(c) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے : 2×5=10

(i) قصیدہ اور مرثیہ کے فرق کو بیان کیجیے۔ 2

(ii) مثنوی کی تعریف بیان کیجیے۔ 2

(iii) نظم معریٰ کی تعریف بیان کیجیے ۔ 2

(iv) آزاد نظم کسے کہتے ہیں؟ 2

(v) صنعت تشبیہ کسے کہتے ہیں؟ 2

(d) غالب کی خطوط نگاری سے بحث کیجیے۔ 10

99Notes